کلمۃ العدد

ناشکری قوم کا انجام بد!

ضرب اللہ مثلا قریۃ کانت اٰمنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون O (النحل-112)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرت پر پیدا کیا ہے اور اس کی ضرورتیں ایک دوسرے سے منسلک کر دیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی تمدنی زندگی میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں اور زندگی کا پہیہ باہمی تعاون سے چلتا ہے، یہ تعاون اعلیٰ سے ادنی تمام طبقوں میں جاری رہتا ہے، ایک دوسرے کی مدد کرنے یا لینے میں ہم ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ حسن سلوک کا یہ معاملہ جاری وساری ہے۔ البتہ ایک بات تمام طبقوں میں قدر مشترک ہے کہ اس باہمی تعاون میں اگر کوئی شخص احسان مندی کا اظہار نہ کرے اور شکر گزار نہ ہو تو معاشرے کے دیگر افراد اسے معیوب سمجھتے ہیں اسے ناشکرا ناقدر شناس قرار دیکر آئندہ کیلئے اپنی مہربانیوں سے محروم کر دیتے ہیں یہ تو ہماری سماجی زندگی کے معمولات میں سے ایک ادنی سی مثال ہے اور وہ شخص جو قدردان ہو سپاس تشکر پیش کرتا ہو احسان کا بدلہ احسان سے ہی دیتا ہے اس کیلئے لوگ اپنے دروازے کھول دیتے ہیں اور پہلے سے زیادہ نوازتے ہیں یہ تو بندوں کا اپنے ہم جنس سے سلوک ہے۔

اب ذرا یہی تصور ہم اپنے اور رب العالمین کے بارے میں کریں جو خالق کائنات ہے جس نے بے پناہ انعام واکرام سے ہمیں نوازا ہے۔ اس کی نعمتیں ان گنت ہیں۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ...... الآیۃ ۔ یہ سورج یہ چاند ستارے یہ دن یہ رات یہ ہوائیں، یہ ابلتے چشمے، یہ بہتی ندیاں بارشیں، ٹھنڈا میٹھا پانی، یہ گرم سرد موسم یہ جنگلات یہ صحراء، یہ رنگین پھول اور مختلف پھل یہ دودھ دیتے مویشی، غرضیکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عنایات ہیں اور یہ اس کی عطاء عظیم ہے۔

انسان اگر تدبر سے کام لے تو اس کی کرشمہ سازی انسان میں بھی نظر آتی ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون یہ روشن آنکھیں کان ناک گلا زبان ہاتھ پاؤں یہ اللہ تعالیٰ کی عدیم المثال نعمتیں ہیں جو اس نے اپنے تمام بندوں کو بلا تفریق عطا کی ہیں جس کا کوئی معاوضہ اور کرایہ نہیں ۔ یہی وہ انعامات ہیں جن پر بندوں کو شکر گزار ہونا چاہیے۔ شکر گزاری کا یہ بھی ایک انداز ہے کہ انسان ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرے اور اپنے خالق کی تعلیمات کے مطابق انکو بروئے کار لائے ہیں۔ ان نعمتون کا غلط استعمال کفران نعمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہم سب کا رویہ ناشکری والا ہے بحیثیت قوم ہم اجتماعی نافرمانیاں کرتے ہیں اور ان نعمتوں کا ناجائز استعمال بھی!

اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو نوازشات کی ہیں ان میں سے سب سے بڑا انعام آزاد وطن پاکستان ہے۔ اس نعمت کو پانے کیلئے ہم نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس میں اسلامی نظام نافذ کریں گے اسلام کا بول بالا کریں گے توحید کو سربلند کریں گے لیکن قیام پاکستان کے بعد کیا ہوا؟ نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا، ہم نے اس نعمت کی کیا قدر کی؟ اللہ تعالیٰ سے کیا وعدہ کہاں گیا؟ اس آزادی کی نعمت پر کیا شکر ادا کیا عوام سے لیکر حکمران تک سب پر ان سوالات کے جوابات قرض ہیں۔ اس ناقدری اور ناشکری اور وعدہ خلافی کے ہم سب مجرم ہیں اور بالخصوص وہ طبقہ جسے اللہ تعالیٰ نے با اختیار بنایا اور انہیں حکمرانی کے مواقع بھی فراہم کیے۔ انہوں نے اس کیلئے کیا تگ ودو کی اور قیام پاکستان کے مقاصد اور اسکی تکمیل کیلئے کیا جدوجہد کی اور اس آزادی کی نعمت پر اظہار تشکر کیلئے خود یا قوم کو کیا ہدایات دیں۔ مسند اقتدار پر بیٹھنے کیلئے جہاں بانی کے تمام اصول آزمائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں ایفائے عہد کی بات آئے تو ہزاروں بہانے تراشے جاتے ہیں۔ اس ناشکری اور ناقدری کے نتیجے میں آئے دن ایوان اقتدار میں بیٹھے لوگوں کو ذلت ورسوائی کے ساتھ نکالا جاتا ہے اور ان کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھ جاتا ہے۔ جو بلند وبالا دعوی تو کرتا ہے لیکن اصل مقصد کو بھول جانے کے نتیجے میں اسے بھی ذلیل ورسوا ہو کر ایوان اقتدار سے باہر آنا پڑتا ہے۔ یہ تماشا ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟

دوسری طرف رعایا کو دیکھئے پوری آزادی اور من مرضی کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں کارخانہ دار ہوں یا دوکاندار، زمیندار ہوں یا جاگیردار! سب اپنی اپنی جگہ خوشحال ہیں تمام ضروریات زندگی حاصل ہیں۔ اپنی حیثیت کے مطابق گھر ہیں نوکر چاکر ہیں اعلیٰ سواریاں موجود ہیں متنوع اقسام کے کھانے کھاتے ہیں ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ یہی حال افسران بالا کا ہے جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں زندگی کی تمام سہولتیں میسر ہیں شاہانہ زندگی گزارتے ہیں

اور سب سے بڑھ کر بہت سے اختیارات کے مالک ہیں مختصر یہ کہ اعلیٰ سے ادنیٰ تمام طبقوں کو ان کی حیثیت کے مطابق سہولتیں میسر ہیں لیکن ان میں ایک بھی طبقہ ایسا نہیں جو اپنی جگہ خوش اور مطمئن ہو۔ اور جو نعمتیں انہیں میسر ہیں ان پر اظہار تشکر کرتے ہوں ان سے بات کریں تو گلے شکوے شروع کردیں گے۔ انتہائی رنجیدہ خاطر نظر آئیں گے کاروبار میں مندے کے رجحان کا ذکر کریں گے۔ حالانکہ صاحب کم از کم ایک سے دو کروڑ کے گھر میں رہائش پذیر ہیں، دس لاکھ سے کم کی سواری میں سفر نہیں کرتے، پریشانیوں کا اظہار کریں گے، حالانکہ ان کے بچے ایسے سکولوں میں زیر تعلیم ہیں جہاں کی کم از کم فیس پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کے شہری حلقوں میں بسنے والے مکینوں کی حالت بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ان پر بہت فضل و کرم ہے کھاتے پیتے ہیں خوشی غمی پر خوب خرچ کرتے ہیں لیکن حرف شکایت ہر وقت ان کی زبان پر رہتا ہے۔ اور اللہ کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتے، زکوٰۃ و عشر ادا کرنا تو دور کی بات (الا ماشاء اللہ) غرباء اور مساکین کی دیکھ بھال اور ان کی اعانت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر معاشرہ میں ایک مقام دیا ہے عزت و شہرت دی ہے اور معاشرہ میں بااثر ہیں تو اسے اپنے مفادات کیلئے استعمال کریں گے، جائز و ناجائز کام کروائیں گے لیکن کسی ضرورتمند کے کام نہیں آئیں گے۔ مفاد عامہ کا کام ہو تو کنارہ کشی کریں گے۔ یہی حال افسران بالا کا ہے بااختیار ہیں لیکن شکر ادا کرنے کی بجائے (کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ عزت بخشی ہے) وہ لوگوں کی خدمت کریں اور اختیارات کا صحیح استعمال کرتے ہوئے لوگوں کی حق رسی کریں یہی شکر گزاری ہے۔

اسی طرح آنکھ کان زبان اللہ کی نعمتیں ہیں ان سے صحیح کام لیا جائے اللہ کی فرمانبرداری کی جائے۔ مال ملا ہے تو اس کا حق بھی ادا کیا جائے۔ اسراف اور تبذیر سے اجتناب کیا جائے عزت و شہرت اور بااثر ہیں تو ظلم و زیادتی نہ کریں لوگوں کی خدمت کریں۔

آج ہم اگر بنظر عمیق جائزہ لیں تو ہماری قومی حالت بھی اس بستی کی ہے جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں بیان کی ہے۔ جس کا ذکر شروع میں کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکون و اطمینان بخشا۔ بغیر تکلیف اور مشقت کے وافر رزق میسر کیا۔ لیکن کفران نعمت کی وجہ سے عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرے اور ان پر خوف اور بھوک مسلط کردی گئی۔

کیا اس وقت وطن عزیز کے حالات ایسے نہیں ہیں دشمن کا خوف دہشت گردی کا خوف، ڈاکوؤں کا خوف، اغوا برائے تاوان کا خوف، سایہ کی طرح ہمارے ساتھ ہے۔ ہر لمحہ اور ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی ہے۔ کہ کہیں دشمن حملہ نہ کردے۔ بازار جائیں یا مسجد! یہ خوف بھوت کی طرح سوار ہے کہ کوئی دہشت گرد دھماکہ نہ کردے۔ گھر میں ہیں تو چور اور ڈاکوؤں کا خوف، بچے سکول گئے ہیں تو اغوا برائے تاوان کا ڈر........! کیا یہ سب اس آیت کے مصداق عذاب الٰہی تو نہیں؟ معاشی بدحالی اور تنگدستی اقتصادی بحران اور کساد بازاری آخر یہ سب کیا ہے؟ تدبر اور تفکر کی ضرورت ہے کہیں یہ سب ناشکری کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

لیکن مقام افسوس ہے کہ معاشرہ کا کوئی فرد یہ نہیں سوچتا (شاید اس کیلئے وقت نہیں) کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ حالانکہ قرآن حکیم نے جابجا اس کی نشاندہی کردی ہے کہ ناشکری قوم کا انجام بد ایسا ہی ہوتا ہے اور وہ خالق کائنات کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے (لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید)

اس کیلئے ہم اپنی پوری قوم سے جن میں اعلیٰ ادنیٰ شامل ہیں یہ اپیل کریں گے کہ وہ اپنے طرز عمل پر غور فرمائیں اور اسے بدلیں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار قوم بنیں تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی مزید نوازشیں ہوں۔ اور اگر ہم نے اپنا وطیرہ نہ بدلا تو برے انجام سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ اور یہ خوف اور بھوک ہمارے اعصاب کو مزید شل کردیں گے۔ آئیے عہد کریں کہ ہم اللہ کے شکر گزار بندے بنیں گے اور اپنے حقوق وفرائض کی بجا آوری میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کریں گے۔

اسلامی فلاحی تنظیم
جمعیت احیاء التراث الاسلامی
کے خلاف کاروائی

انتہائی کرب اور دکھ کے ساتھ یہ خبر پڑھی گئی کہ جمعیت احیاء التراث الاسلامی پشاور دفتر میں پولیس نے اچانک چھاپہ مارا تمام ملازمین اور اہلکاروں کو نہ صرف حراساں کیا گیا بلکہ انہیں گرفتار کرکے نامعلوم جگہ منتقل کردیا گیا۔ علاوہ ازیں دفتر میں توڑ پھوڑ کی گئی اور قیمتی سامان ہمراہ اٹھا کر لے گئے۔

یہ بات پورا عالم جانتا ہے کہ جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کی ایک اسلامی فلاحی و رفاہی تنظیم ہے۔ جو پوری دنیا میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرتی ہے۔ مساجد کی تعمیر، یتیم اور بے سہارا بچوں کی کفالت، بیوگان اور بوڑھوں کی سرپرستی، نادار طالب علموں کیلئے وظائف اور آفت زدہ علاقوں میں خدمت خلق، پانی کی قلت اور کمیابی کے علاقوں میں کنویں اور ہینڈ پمپ کی تنصیب وغیرہ شامل ہیں۔ ہم یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس عالمی تنظیم نے کبھی غیر اخلاقی وغیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیا۔ چہ جائیکہ اُن کا تعلق دہشت گردی سے جوڑا جائے۔ ہم یہاں اس ناخوشگوار واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت وقت سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کی مکمل تحقیق کریں اور اس میں ملوث افراد کے خلاف تادیبی کاروائی کریں کس قدر دکھ کی بات ہے کہ حکومت محض امریکہ کی آشیرباد حاصل کرنے کیلئے ایسے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ جس سے وطن دوست اور اسلامی فلاحی تنظیمیں بدظن ہو رہی ہیں اور پاکستان میں ان کے منصوبے اور پروجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا جملہ کام مسلمانوں کی خدمت ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت فوری نوٹس لیکر اس کا ازالہ کرے گی۔ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ مولانا عبدالعزیز علوی، رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن، پرنسپل جامعہ یاسین ظفر چوہدری نے اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کیا اور شدید مذمت کی ہے۔